Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/S. Sinha College Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th Sem Paper.16
7. Title/Heading of e-content : ZOBAN KI TABDEELI KI MANZILEN
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com 26.09.2020

آخری حصہ

زبان کی تبدیلی اور تدریجی ارتقا کی منزلیں

M.A. 4th Sem, Paper-16

سرگزشت الفاظ بہت دل چسپ کہانی ہوتی ہے جس سے تاریخ اقوام پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جب سنسکرت زبان کے لفظ ماتری، پیتری یا بھراتری کا تعلق ایک طرف Latin کے Mater، Frater اور Patter سے ملتا ہے اور یہی رشتہ انگریزی زبان Mother، Father اور Brother سے ملتا ہے اور دوسری طرف فارسی زبان کے مادر، پدر اور برادر سے بھی ملتا ہے اور خود اردو ہندی کے کتنے الفاظ ایسے ہیں جو کسی ایک زبان کے نہیں لگتے بلکہ دونوں زبانوں میں مل کر شیر و شکر ہو گئے ہیں جیسے ماں باپ کی طرح ماتا پیتا وغیرہ۔ اگر غور کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اس طرح کی تبدیلی سے زبانوں میں ارتقاء ہوتا ہے اور دنیا کی زبانیں سلسلہ در سلسلہ اپنے اندر وسعت پیدا کر لیتی ہیں۔

ماتری
پیتری
بھراتری

(۲) قواعد کی تبدیلی (Grammatical Changes)

جو لوگ تبدیلی زبانوں کے اختلاط یا لسانی ضرورتوں کے تحت عمل میں آتی ہے اور اس تبدیلی کا اثر کافی مدت کے بعد رونما ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی قواعد کے مختلف طریقوں پر ہو سکتی ہے۔ مثلاً اردو زبان میں جو بنیادی ہندی ہے اس میں فارسی اضافت کے قاعدے کا اضافہ ہوا ہے۔ شب [illegible] روز عید وغیرہ۔ اسی طرح بنیادی طریقہ پر ہند و ستانی میں جمع بنانے کا قاعدہ اپنی جگہ پر ہے لیکن فارسی اور عربی کے قاعدے سے بھی جمع بنانے لگے ہیں۔ خصوصاً فارسی اور عربی لفظوں کے اختلاط سے جمع بنانے کا رواج تو عہد موجودہ میں عام ہو گیا ہے جیسے روز ہائے

روشن کا شب ہائے تار، غم ہائے زندگی اور عربی قاعدہ کے الفاظ برکت سے برکات کا فعل سے افعال کا خیال سے خیالات فکر سے افکار وغیرہ۔

مذکورہ چار تبدیلیوں کے علاوہ زبان کے تدریجی ارتقاء میں ایک اور بھی تبدیلی پیدا ہوئی ہے جسے زبان کے جامہ کی تبدیلی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے پانچویں تبدیلی لباس کی تبدیلی ہے۔ لیکن اس سے زبان کا مزاج بدلنے لگتا ہے۔ میری مراد رسم الخط کی تبدیلی سے ہے۔ فرض کریں کہ اگر آج ہم اردو کو رومن رسم الخط میں لکھیں تو انگریزی کے الفاظ بلا شک و امتیاز اس میں در آئیں گے اور پھر لب و لہجہ اور تلفظ کی تبدیلی بھی پیدا ہو جائے گی مثلاً انگریزی میں لفظ ت کی جگہ T کا تصور ہے۔ اور جب ہم کو اردو کے لفظات کا استعمال کرنا ہوگا تو شربت کو شربط لکھیں گے اور بولیں گے۔ بالکل اسی طرح مزاج کو مجاج، بدمعاش کو بدماس اور ذلیل کو جلیل ہندی کے اثرات سے بولے جاتے ہیں۔ اس طرح ہم اردو کو دیوناگری میں لکھیں گے تو اس کا مزاج بدل جائے گا۔ کبھی کبھی تو زبان کی اس تبدیلی سے ارتقاء تو لازم ہوتا ہے مگر زبان کو الٹا نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

———— X ————

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
ASSOCIATE PROFESSOR
Deptt. of Urdu, S. Sinha College Aurangabad

Course: M.A. 4th Sem Paper-16

Title/Heading of E-Content: ZOBAN KI TABDEELI KI MANZILEN

WhatsApp No. 9431632576